Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 5 (July-Sep 2024)
HJRS HEC Journal Recognition System
Category Y
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

An Introduction to the Term Mushkil al-Qur'ān

اصطلاح مشکل القرآن:ایک تعارف

Mr. Samiullah
PhD Scholar, Department of Islamic Learning, University of Karachi,

Dr. Muhammad Atif Aslam Rao (Corresponding Author)
Assistant Professor, Department of Islamic Learning, University of Karachi,

Email: : dratifrao@uok.edu.pk

ABSTRACT

The Qur'ān, being the literal word of God as revealed to Prophet Muhammad (peace be upon him), is considered the ultimate source of guidance for Muslims worldwide. However, its interpretation and understanding have been a subject of scholarly debate and inquiry throughout Islamic history. One of the significant concepts in Quranic exegesis is Mushkil al-Qur'ān, which refers to the ambiguous, obscure, or difficult-to-understand verses of the Qur'ān. This article aims to provide an introduction to the concept of Mushkil al-Qur'ān, exploring its definitions and classifications. A comprehensive review of the existing literature on the subject reveals that Muslim scholars and exegetes have employed various methods and approaches to interpret and explain the ambiguous verses of the Qur'ān. The article discusses the different types of Mushkil al-Qur'ān, including verses with unclear meanings, contradictory interpretations, and those requiring additional context for understanding. Furthermore, it examines the principles and guidelines established by Islamic scholars for dealing with such verses, ensuring that their interpretations remain consistent with the overall message and spirit of the Quran. By exploring the concept of Mushkil al-Qur'ān, this article seeks to contribute to a deeper

CC BY

understanding of Quranic exegesis and the ongoing scholarly efforts to uncover the meanings and implications of the Quranic text.

Keywords: *Mushkil al-Qur'ān,* Quranic exegesis, *Quranic interpretation, classifications.*

تمہید:

مشکل القرآن ایک ایسا مفید علم ہے جو قرآنِ کریم میں وارد کلمات، اسماء، اقوام ومقامات، جن کے ضمن میں قرآنی آیات نازل ہوئیں، ان سے بحث کرتا ہے۔ اس علم کو قرآنی علوم میں ایک خاص مرتبہ حاصل ہے اور اسے قرآن فہمی کے لیے بے حد ضروری قرار دیا گیا ہے۔ زیرِ نظر مقالہ میں علمِ مشکل القرآن کا تعارفی جائزہ پیش کیا جائے گا، مختلف ماہرینِ علوم القرآن کی آراء نقل کی جائیں گیں اور ان میں محاکمہ کیا جائے گا۔ مقالہ کو دو مباحث میں تقسیم کیا گیا ہے۔

مبحثِ اول: مشکل القرآن کا لغوی مفہوم اور مترادفات

مبحثِ دوم: مشکل القرآن کی اصطلاحی تعریف

مبحثِ اول: مشکل القرآن کا لغوی مفہوم اور مترادفات

مشکل القرآن عربی زبان کی ترکیب ہے، مشکل باب افعال سے اسم فاعل کا صیغہ ہے، اشکل کا معنی عربی لغت میں مشتبہ ہونا، خلط ہونا آتا ہے، جب ایک شخص کے لیے ایک شی دوسری شی کے ساتھ کسی بھی وجہ سے ایسی خلط ملط ہو جائے کہ دونوں میں فرق کرنے اور دونوں کو ممتاز اور الگ الگ سمجھنے میں دقت ہو، تو ایسے موقع پر اشکل علیہ الامر کی ترکیب بولی جاتی ہے کہ اس بندے پر یہ دو چیزیں ملتبس ہو گئیں۔

ابن فارس معجم مقاییس اللغۃ میں لکھتے ہیں:

الشین و الکاف واللام معظم بابه المماثلة تقول: هذا شکل هذا. ای مثله. ومن ذلک یقال: امر مشکل. کما یقال امر مشتبة[1]

ترجمہ: شین، کاف اور لام کا مادہ زیادہ تر مماثلت کے معنی میں آتا ہے، جب آپ "ھذا اشکل ھذا" کہتے ہیں، تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ یہ اس کی مثل ہے، اسی سے امر مشکلی ترکیب آتی ہے یعنی امر مشتبۃ، ایسا معاملہ جو مشتبہ ہے۔

ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں:

الشکل بالفتح الشبه و المثل. والجمع اشکال و شکول۔۔۔وهذا اشکل بهذا ای اشبه[2]

OPEN ACCESS

ترجمہ: الشکلشین کے فتح کے ساتھ شبہ اور مثل کے معنی میں آتا ہے، اس کی جمع اشکال و شکول آتی ہے۔۔اور ھذا اشکل بھذا کا مطلب ہے کہ یہ چیز اس چیز کے ساتھ مشتبہ ہوگئی۔

مرتضی زبیدی تاج العروس میں لکھتے ہیں:

واشکل الامر :التبس و اختلط ویقال اشکلت علی الاخبار واحکلت بمعنی واحد[3]

ترجمہ: اشکل الامر کا مطلب ہے معاملہ ملتبس ہوگیا اور خلط ہوگیا، چنانچہ اشکلت علی الاخبار اور احکلت ایک معنی میں بولا جاتا ہے یعنی دونوں کا معنی یہ ہے کہ باتیں مجھ سے خلط ملط ہوگئیں۔

احمد مختار عمر[4] معجم اللغۃ العربیۃ المعاصرہ میں لکھتے ہیں:

اشکل یشکل اشکالا،فھو مشکل،المفعول مشکل(للمتعدی)اشکل الامر، التبس، واشتبہ اشکل اللون،اختلط بغیرہ[5]

ترجمہ: اشکل باب افعال سے ہے، جس کا اسم فاعل مشکل (کاف کے زیر کے ساتھ) اور متعدی میں اسم مفعول مشکل (کاف کے زبر کے ساتھ) آتا ہے، اشکل الامر کا معنی ہے کہ معاملہ خلط ملط ہوگیا، مشتبہ ہوگیا، اشکل اللون کا مفہوم ہے کہ رنگ آپس میں گڈ مڈ ہوگئے۔

المختصر قدیم وجدید معاجم میں اشکل کا معنی و مفہوم یکساں ہے اور اس کا معنٰی خلط کرنے اور اشتباہ والتباس کا آتا ہے۔

مشکل کے مترادفات

تفاسیر میں آیات کے مشکل ہونے کی نشاندہی کے لیے صرف مشکل کی اصطلاح استعمال نہیں ہوتی، بلکہ اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ بھی آیات کے مشکل ہونے کا ذکر کیا جاتا ہے، اس لیے مشکل کے جملہ مترادفات کا علم ہونا ضروری ہے، تاکہ تفاسیر اور مختلف مفسرین کی تعبیرات کی روشنی میں آیاتِ مشکلہ کا تعین بآسانی ہوسکے، مشکل کے درجہ ذیل مترادفات ہیں یا دوسرے لفظوں میں آیات مشکل کو درجہ ذیل تعبیرات کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے:

- التبس
- اختلط
- اشتبہ
- غموض

OPEN ACCESS

- ابھام
- خفاء
- اضطراب
- تضاد[6]
- تعارض
- تباین
- اختلاف فی المفہوم

مشکل القرآن یا مشکلات القرآن کے لیے مختلف تفاسیر اور کتبِ علوم القرآن میں مذکورہ بالا مترادفات استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس لیے مشکل کے جملہ مترادفات کا ذکر کرنا مناسب خیال کیا۔ ممکن ہے ان کے علاوہ بھی کوئی تعبیر ہو جو تاحال ہماری نظر سے اوجھل رہی ہو۔

مبحثِ دوم: مشکل القرآن کی اصطلاحی تعریف

مشکل القرآن اور اس سے متعلقہ مترادف الفاظ کتب تفسیر میں مختلف آیات کے ذیل میں بکثرت ملتے ہیں، لیکن اس اصطلاح کی واضح تعریف تفاسیر میں نہیں ملتی، البتہ علوم القرآن اور مشکل القرآن پر لکھی گئی بعض مستقل کتب میں اس اصطلاح کی تعریف ملتی ہے، ذیل میں ان تعریفات کو نقل کیا جاتا ہے، اس کے بعد مختار تعریف اور اس کی وجہ ترجیح ذکر کی جائے گی۔

- امام زرکشی البرھان فی علوم القرآن میں لکھتے ہیں:

النوع الخامس والثلاثون: معرفة موهم المختلف وهو ما يوهم التعارض بين آياته وكلام الله جل جلاله منزه عن الاختلاف[7]

ترجمہ: پینتیسویں نوع: موہمِ اختلاف مقامات کی پہچان، اس سے مراد وہ مقامات ہیں، جن سے اللہ کے کلام میں تعارض کا وہم ہوتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا کلام اختلاف و تعارض سے پاک ہے۔

یہ تعریف جامع نہیں ہے کیونکہ اس میں مشکل القرآن کی ایک نوع "تعارض بین الآیات" کا ذکر کیا گیا ہے، امام زرکشی نے ایک اور مقام پر مشکل القرآن کی طرف اشارہ کیا ہے، محکم اور متشابہ کی بحث میں لکھتے ہیں:

OPEN ACCESS

وكذلك سياق معاني القرآن العزيز قد تتقارب المعاني ويتقدم الخطاب بعضه على بعض ويتأخر بعضه عن بعض لحكمة الله في ترتيب الخطاب والوجود فتشتبك المعاني وتشكل إلا على أولي الألباب فيقال في هذا الفن متشابه بعضه ببعض"[8]

ترجمہ: اسی طرح قرآن پاک کے معانی کا سیاق وسباق، کبھی کبھار معانی میں تقارب ہوتا ہے، اور خطاب میں بعض اشیاء حکمت الٰہی کے پیشِ نظر مقدم وموخر ہو جاتی ہیں، تو معانی آپس میں الجھ جاتے ہیں اور ان کے فہم میں اشتباہ پیدا ہو جاتا ہے، جو عقل والوں پر کھلتا ہے، اس فن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ بعض آیات بعض کے متشابہ ہیں۔

اس عبارت میں امام زرکشی نے مشکل القرآن کی ایک نوع "متشابہ آیات" کی طرف اشارہ کیا ہے، لیکن اس تعریف میں بھی جامعیت نہیں ہے۔

- امام سیوطی الاتقان فی علوم القرآن میں لکھتے ہیں:

النوع الثامن والأربعون: في مشكله وموهم الاختلاف والتناقض أفرده بالتصنيف قطرب، والمراد به ما يوهم التعارض بين الآيات، وكلامه تعالى منزه عن ذلك[9]

ترجمہ: اڑتالیسویں نوع، مشکل القرآن اور موہم اختلاف وتناقض کے بارے میں، قطرب نے اس بارے میں مستقل تصنیف کی ہے، مراد اس سے ان آیات کا ذکر جن سے تعارض کا وہم ہوتا ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ کا کلام اس سے منزہ ہے۔

یہ تعریف بھی جامع نہیں ہے، اس میں مشکل القرآن کی ایک نوع مشکل التعارض کا ذکر کیا گیا ہے۔

- محمد بن احمد ابن عقیلہ مکی[10] الزیادۃ والاحسان فی علوم القرآن میں لکھتے ہیں:

وأما المشكل: فهو ما أشكل معناه على السامع ولم يصل إلى إدراكه إلا بدليل آخر[11]

ترجمہ: بہرحال مشکل، تو اس سے مراد وہ مقامات، جن کا معنی سامع پر مشتبہ ہو گیا ہو، اور وہ بغیر دلیل کے اس کے فہم تک نہ پہنچ سکتا ہو۔

یہ تعریف کافی جامع تعریف ہے، جس میں مشکل القرآن کی کسی خاص نوع کا ذکر کرنے کی بجائے ایک عمومی تعریف کی گئی ہے، جس میں اس کی تمام انواع داخل ہو رہی ہیں۔

- عبد العظیم الزرقانی[12] اپنی کتاب مناہل العرفان فی علوم القرآن میں محکم ومتشابہ کی ذیل میں لکھتے ہیں:

أما التشابه فهو ما كانت دلالته غير راجحة وهو المجمل والمؤول والمشكل لاشتراكها في أن دلالة كل منها غير راجحة[13]

ترجمہ: بہر حال تشابہ سے مراد وہ آیات ہیں، جن کی دلالت غیر مرجوح ہو، اور اس سے مراد مجمل، مؤول اور مشکل ہیں، کیونکہ یہ سب دلالت کے غیر مرجوح ہونے میں مشترک ہیں۔

یہ تعریف بھی قدرے جامع ہے، لیکن اس میں مصنف نے اصول فقہ کی اصطلاحات کو علم تفسیر کی اصطلاحات کے ساتھ خلط کیا ہے۔ علوم القرآن کے ان اساسی مصادر اربعہ کے علاوہ دیگر کتب جیسے ابن جوزی کی فنون الافنان، ابن تیمیہ کی مقدمہ فی اصول التفسیر وغیرہ میں مشکل القرآن کی تعریف نہیں ملتی، اب ہم ان کتب کا ایک جائزہ لیتے ہیں، جو خاص طور پر مشکل القرآن پر لکھی گئی ہیں کہ ان کتب میں مشکل القرآن کی کیا تعریف کی گئی ہے؟ ان کتب میں سے جو قدیم کتب ہیں، ان میں شاذ ونادر ہی مشکل القرآن کی تعریف کی گئی ہے، بلکہ ابن قتیبہ کی تاویل مشکل القرآن ہو، عزالدین بن عبد السلام کی فوائد فی مشکل القرآنہو، محمود نیسابوری کی البرہان فی معانی مشکل القرآن ہو، ان سب کتب میں مشکل القرآن کی تعریف کے بجائے براہ راست ان آیات سے ابتداء کی گئی ہے، جو مصنف کے نزدیک مشکل القرآن کی ذیل میں آتی ہیں، البتہ مشکل القرآن پر لکھی گئی بعض جدید کتب میں ہمیں تعریف ملتی ہے، ان کا ذکر کیا جا رہا ہے:

- احمد بن عبد العزیز بن مقرن[14] القصیر الاحادیث المشکلۃ الواردۃ فی تفسیر القرآن میں لکھتے ہیں:

مشكل القرآن هو الآيات القرآنيه يوهم ظاهرها من نص آخر . من آية قرآنيه. او حديث نبوى ثابت. او يوهم ظاهرها معارضة من اجماع، او قياس . او قاعدة شرعية كلية ثابتة . او اصل لغوى . او حقيقة علمية . او حس . او معقول"[15]

ترجمہ: مشکل القرآن سے مراد وہ آیات قرآنیہ ہیں، جن کا ظاہری مفہوم کسی اور نص کے معارض ہو، خواہ وہ نص کوئی اور آیت ہو، صحیح حدیث ہو، یا اس کا ظاہری مفہوم، اجماع، قیاس، قاعدہ شرعیہ، اصل لغوی، سائنسی حقیقت، حس یا عقل کے منافی ہو۔

یہ تعریف بھی جامع نہیں ہے، کیونکہ اس تعریف میں بھی مشکل القرآن کی ایک نوع تعارض کا ذکر کیا گیا ہے۔

- عبد اللہ بن حمد المنصور[16] مشکل القرآن الکریم میں لکھتے ہیں:

هو الآيات التى التبس معناها و اشتبه فلم يعرف المراد منها عند كثير من المفسرين[17]

ترجمہ: مشکل القرآن سے مراد وہ آیات ہیں، جن کا معنی مشتبہ ہو اور بہت سے مفسرین کے ہاں اس کا صحیح مفہوم معلوم نہ ہو سکا ہو۔

- عبد الرحمان بن سند بن راشد الرحیلی[18] المولفات فی مشکل القرآن الکریم ومنہاجہا میں لکھتے ہیں:

کل ما التبس من القرآن و احتاج لمعرفتة بذل الجهد[19]

ترجمہ: قرآن پاک کا ہر وہ مقام، جس کا مفہوم مشتبہ ہو اور اس کی معرفت کے لیے انتہائی کوشش کی ضرورت ہو۔

یہ تعریف پچھلی تعریفوں کی بنسبت جامع ہے اور مشکل القرآن کی دیگر انواع کو بھی شامل ہے۔

درج بالا تعریفات کا اگر تجزیہ کیا جائے تو مشکل القرآن کی دو قسم کی تعریفات سامنے آتی ہیں:

پہلی قسم ایسی تعریفات ہیں، جن میں مشکل القرآن کو آیات متعارضہ کے ساتھ خاص کیا گیا ہے، جیسا کہ امام زرکشی و سیوطی وغیرہ کی تعریفات ہیں، اسی تعریف میں احمد بن عبد العزیز نے الاحادیث المشکلۃ الواردہ فی تفسیر القرآن میں عموم کرتے ہوئے قرآنی آیات کی دوسری آیات، احادیث، اصول شرعیہ، حس، سائنسی حقائق یا عقلی حقائق کے ساتھ تعارض کو بھی مشکل القرآن میں شامل کیا ہے۔

دوسری قسم وہ تعریفات ہیں، جن میں کسی بھی وجہ سے آیات قرآنیہ کے فہم میں خلل کو مشکل القرآن کہا گیا ہے، یوں مشکل القرآن کو محض آیاتِ متعارضہ کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا، جیسا کہ ابن عقلیہ مکی کی تعریف اور خاص طور پر عبد اللہ بن حمد المنصور کی تعریف قابل ذکر ہیں۔

ہماری دانست میں دوسری قسم کی تعریف راجح ہے، اس کے راجح ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مشکل القرآن پر جتنی کتب لکھی گئیں، ان میں آیاتِ متعارضہ کے ساتھ ساتھ دیگر وجوہ کی حامل مشکل آیات سے بھی تعرض کیا گیا ہے، ذیل میں مشکل القرآن کی کتب سے چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

- امام عزبن عبد السلام فوائد فی مشکل القرآن میں لکھتے ہیں:

سوال الذی یقول البسملة من الفاتحه. یشکل علیه تکرار الرحمان الرحیم؟ الجواب ان الثناء بالذی فی الفاتحة من الرحمة اشارة الی الرحمة تعم کل مرحوم. وبالذی فی البسملة الی ما فی الفعل المتلبس به من الرحمة. فالذی فی الفاتحة عام والذی فی البسملة خاص. فلا تکرار[20]

OPEN ACCESS

ترجمہ: سوال یہ ہے کہ جن کے نزدیک بسملہ فاتحہ کا جزو ہے، ان کے مطابق الرحمان الرحیم کے تکرار کا اشکال آئے گا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ فاتحہ میں مذکور رحمت سے مراد رحمت کے ہر مورد پر ہونے والی رحمت ہے جبکہ بسملہ میں رحمت سے مراد بسملہ کے وقت کیے جانے والے فعل پر رحمت ہے (یعنی جس کے لیے بسملہ پڑھی گئی ہے) یوں فاتحہ کی رحمت عام ہے جبکہ بسملہ کی رحمت خاص ہے، اس طرح سے تکرار نہیں ہے۔

اب یہاں امام عزالدین نے مشکل التکرار کو بھی ذکر کیا ہے، اس سے معلوم ہوا ہے کہ مشکل القرآن صرف آیاتِ متعارضہ کے ساتھ خاص نہیں ہے۔

- ابن قتیبہ نے تاویل مشکل القرآن میں لکھتے ہیں:

> باب الحذف والاختصار .من ذلک ان تحذف المضاف وتقیم المضاف الیه مقامه و تجعل الفعل له. کقوله تعالی: ﴿واسئل القریة التی کنا فیها﴾ ای سل اهلها ﴿واشربو فی قلوبهم العجل﴾ ای حبه ﴿الحج اشهر معلومات﴾ای وقت الحج۔[21]

ترجمہ: یہ باب حذف واختصار کے بارے میں ہے، اسی میں سے ہے کہ کبھی کبھار مضاف حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیتے ہیں اور فعل کو مضاف الیہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، جیسا کہ فرمایا کہ گاؤں سے پوچھوں، جس میں ہم تھے، یعنی گاؤں والوں سے، یا ان کے دلوں میں بچھڑا ڈال دیا گیا یعنی اس کی محبت، حج معلوم مہینے ہے، یعنی حج کا وقت۔

یہاں ابن قتیبہ نے مشکل الحذف کو مشکل القرآن کی بحث میں ذکر کیا ہے، معلوم ہوا کہ محض تعارض بین الایات مشکل القرآن نہیں ہیں، بلکہ دیگر وجوہاتِ خلل بھی مشکل القرآن میں داخل ہیں، اس لیے فہمِ قرآن میں خلل ڈالنے والی کوئی بھی وجہ ہو، خواہ قدیم ہو یا جدید، وہ سب مشکل القرآن کے ذیل میں آتی ہیں۔

خلاصہ ونتائج

1. مشکل کا لغوی معنی قدیم وجدید معاجم ولغات میں اشتباہ، خلط اور التباس ذکر کیا گیا ہے۔
2. مشکل القرآن کی اصطلاحی تعریف میں علمائے تفسیر وقرآنیات کے محققین کا اختلاف ہے، بعض نے مشکل القرآن کی تعریف اس کی سب سے اساسی نوع تعارض وتناقض کے ساتھ ذکر کی ہے، جب کہ دوسرے محققین نے مشکل کی عمومی تعریف کی ہے، جس میں کسی بھی وجہ سے قرآنی آیات کے مفہوم میں موجود التباس واشتباہ کو مشکل کہا گیا ہے، یہ تعریف راجح ہے۔

OPEN ACCESS

3. مشکل تمام اساسی علوم اسلامیہ کی مشترکہ اصطلاح ہے، علم تفسیر، علم حدیث، علم اصول فقہ، علم کلام اور علم قراءات سب میں مشکل کی اصطلاح موجود ہے، مشکل القرآن کی بحث میں ان تعریفات کا جاننا ضروری ہے۔

4. بعض محققین نے کوشش کی ہے کہ مشکل کی ایک ہی ایک ایسی جامع تعریف ذکر کی جائے، جو جملہ علوم کی اصطلاح مشکل پر مشتمل ہو، لیکن یہ تعریف باجود ان محققین کی کوشش کے، جامع نہ بن سکی، نیز مختلف علوم کی اصطلاحات کو آپس میں یکجا کرنا بذاتِ خود علمی لحاظ سے درست زاویہ نہیں ہے۔

5. ہماری دانست میں یہ تعریف راجح ہے جس میں کسی بھی وجہ سے آیات قرآنیہ کے فہم میں خلل کو مشکل القرآن کہا گیا ہے، یوں مشکل القرآن کو محض آیاتِ متعارضہ کے ساتھ خاص نہیں کیا گیا، جیسا کہ ابن عقلیہ مکی کی تعریف اور خاص طور پر عبد اللہ بن حمد المنصور کی تعریف قابل ذکر ہیں۔ اس کے راجح ہونے کی وجہ یہ ہے کہ مشکل القرآن پر جتنی کتب لکھی گئیں، ان میں آیاتِ متعارضہ کے ساتھ ساتھ دیگر وجوہ کی حامل مشکل آیات سے بھی تعرض کیا گیا ہے۔ ہمارے نزدیک محض تعارض بین الایات مشکل القرآن نہیں، بلکہ دیگر وجوہاتِ خلل بھی مشکل القرآن میں داخل ہیں، اس لیے فہمِ قرآن میں خلل ڈالنے والی کوئی بھی وجہ ہو، خواہ قدیم ہو یا جدید، وہ سب مشکل القرآن کے ذیل میں آتی ہیں۔

OPEN ACCESS

حوالہ جات

[1] أحمد بن فارس بن زكريا القزويني الرازي، **معجم مقاييس اللغة**، دار الفكر، بيروت، 1399ھ، ج3، ص204

[2] جمال الدين ابن منظور الأنصاري الرويفعى الإفريقى، **لسان العرب**، الحواشى، لليازجي وجماعة من اللغويين، دار صادر، بيروت، ط۔ الثالثة، 1414ھ، ج11، ص357

[3] محمّد مرتضى الحسيني الزَّبيدي، **تاج العروس من جواهر القاموس**، تحقيق: جماعة من المختصين، وزارة الإرشاد والأنباء في الكويت، المجلس الوطني للثقافة والفنون والآداب بدولة الكويت، 1422ھ، ج29، ص271

[4] احمد مختار عمر ایک مشہور مصری مصنف اور ماہر لسانیات تھے۔ ان کا تعلق مصر کے شہر قاہرہ سے تھا۔ وہ 17 مارچ 1933ء کو پیدا ہوئے اور 4 اپریل 2003ء کو انتقال کر گئے۔ احمد مختار عمر نے قاہرہ یونیورسٹی سے عربی زبان و ادب میں ماسٹر اور پھر کیمبرج یونیورسٹی سے لسانیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ انہوں نے قاہرہ یونیورسٹی اور عین شمس یونیورسٹی میں پڑھایا۔ احمد مختار عمر نے عربی زبان اور لسانیات پر بہت سی کتب اور مضامین لکھے۔ ان کی مشہور کتابوں میں "دراسة الصوت اللغوي" (لسانی آواز کا مطالعہ)، "المعجم الموسوعي لألفاظ القرآن الكريم وقراءاته" (قرآن مجید کے الفاظ اور ان کی قراٰتوں کی انسائیکلوپیڈک ڈکشنری) اور "النحو الاساسي" (بنیادی نحو) شامل ہیں۔ احمد مختار عمر کو عربی زبان اور لسانیات کے میدان میں ان کی خدمات کے لیے بہت سے اعزازت جن میں مصر کا قومی اعزاز "نشان الامتیاز" اور "نشان الجمهورية" سے نوازا گیا۔ انہیں کویت کی طرف سے "عالمی عربی زبان کا ایوارڈ" بھی دیا گیا۔ احمد مختار عمر کی کتب اور مضامین نے عربی زبان کی تعلیم اور تحقیق میں اہم کردار ادا کیا ہے۔
https://midad.com/scholar/42267/%D8%A3%D8%AD%D9%85%D8%AF-%D9%85%D8%AE%D8%AA%D8%A7%D8%B1-%D8%B9%D9%85%D8%B1 retrieved on10,02,2024.

[5] أحمد مختار عمر، **معجم اللغة العربية المعاصرة**، عالم الكتب، مصر، ط۔ الأولى، 1429ھ، ج2، ص1227

[6] جولی مراد، **معجم الهادى فى المترادفات و المتجانسات**، الدار العربيه للعلوم، رياض، ط۔ الاولى، 1430ھ، ص51

[7] أبو عبد الله بدر الدين محمد الزركشي، **البرهان في علوم القرآن**، المحقق: محمد أبو الفضل إبراهيم، دار إحياء الكتب العربية، بيروت، ط۔ الأولى، 1376ھ، ج2، ص45

[8] أيضاً، ج2، ص70

[9] عبد الرحمن بن أبي بكر جلال الدين السيوطي، **الإتقان في علوم القرآن**، محقق، محمد أبو الفضل إبراہیم، الهيئة المصرية العامة للكتاب، مصر، 1394ھ، ج3، ص88

[10] **جمال الدین محمد بن احمد بن سعید بن مسعود**، جن کے والد **عقیلہ المکی** کے نام سے مشہور ایک حنفی محدث تھے۔ ان کی کنیت **ابو عبد اللہ** تھی۔ **ابن عقیلہ** مکہ میں پیدا ہوئے۔ مکہ میں پرورش پانے کی وجہ سے انہیں بہت سے شیوخ سے علم حاصل کرنے کا موقع ملا اور ان کی سندیں بہت اونچی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے ان علماء سے بہت فائدہ اٹھایا جوحج اور عمرہ کی ادائیگی کے لیے مکہ جاتے تھے اور وہاں مستقل سکونت اختیار کرتے تھے۔ ابن عقیلہ نے شام اور عراق سمیت بہت سے ممالک کا سفر کیا۔ دورانِ سفر تعلیم و تدریس میں بہت محنت کی۔ آخر کار وہ اپنی زندگی کے آخری حصے میں مکہ مکرمہ میں مقیم ہو گئے۔ مکہ مکرمہ میں ان کی ملکیت کی ہوئی املاک اس بات کی دلیل ہیں، جن میں سب سے مشہور **دار العقیلہ** ہے۔

(خير الدين بن محمود بن فارس الزركلي، الأعلام، دار العلم للملايين، ط۔ الخامسة عشر، 2002م، ج6، ص13)

CC BY

[11] محمد بن أحمد بن سعيد الحنفي المكيّ،شمس الدين،المعروف بعقيلة،**الزيادة والإحسان في علوم القرآن**، محققين صفاء حقي،وفهد علي العندس،وإبراهيم محمد المحمود،ومصلح عبد الكريم السامدي،خالد عبد الكريم اللاحم،مركز البحوث والدراسات جامعة الشارقة،الإمارات،ط۔الأولى،1427ھ،ج5،ص134

[12] **محمد عبدالعظیم الزرقانی** علمائے جامعہ الازہر،مصر میں سے تھے۔وہ مصر کے محافظہ الغربیہ کی تحصیل جعفریۃ کے رہائشی تھے۔ان کی نسبت زرقان سے ہے،جو محافظہ المنوفیہ کا ایک قصبہ ہے۔وہ چودہویں ہجری کے آغاز میں پیدا ہوئے۔انہوں نے کلیہ اصول الدین سے گریجویشن کیا اور وہاں قرآن و حدیث کی تعلیم دیتے رہے۔1367 ہجری مطابق 1948 عیسوی میں قاہرہ میں وفات پاگئے(الاعلام للزرکلی ج6،ص210)

[13] محمد عبد العظيم الزُّرْقاني،**مناهل العرفان في علوم القرآن**،مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه،بيروت، ط۔الثالثة،ج 2،ص275

[14] معاصر مصنف ہیں،مذکورہ کتاب میں ان کا تعارف ہے۔

[15] احمد بن عبد العزیز،**الاحادیث المشکلۃ الواردۃ فی تفسیرالقرآن**،دار ابن جوزی،بیروت،ط۔الاولی1430ھ، ص26

[16] معاصر مصنف ہیں،مشکل القرآن پر اس کتاب کے حوالے سے علمی حلقوں میں معروف ہیں۔

[17] عبد اللہ بن حمد المنصور،**مشکل القرآن الکریم**،دار ابن جوزی،بیروت،ط۔الاولی،1326ھ،ص68

[18] معاصر مصنف ہیں،یہ کتاب ان کا پی ایچ ڈی مقالہ ہے۔

[19] عبد الرحمان بن الرحیلی،**المولفات فی مشکل القرآن الکریم و مناھجھا**،کلیۃ القرآن و الدراسات الاسلامیۃ، الجامعۃ الاسلامیۃ،مدینہ منورہ،العام الجامعی،1433ھ،ص53

[20] عزالدین بن عبد السلام،**فوائد فی مشکل القران**،محقق الدکتور سید رضوان علی الندوی،دار الشروق، بیروت،ط۔الثانیہ،1402ھ،ص49

[21] ابو محمد عبد اللہ بن مسلم قتیبہ،**تاویل مشکل القرآن**،محقق سید احمد صقر،دار التراث،بیروت، ط۔الثانیۃ،1393ھ،ص210